87894 - تعلقات والی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے

سوال

برائے مہربانی میرا تعاون کریں کیونکہ میں مشکل سے دوچار ہوں، میرا ایک ایسی لڑکی سے تعارف ہوا جو اپنے گھر والوں سے دور علاقے میں ملازمت کرتی ہے، اور ہمارے یہ تعلقات دو برس تک رہے جس عرصہ میں ہمارے درمیان محبت و عشق اور زنا جیسے کام بھی ہوئے، لیکن میں نے اس سے شادی کا وعدہ اور اتفاق کیا کیونکہ میرے لیے اسے بھولنا مشکل تھا اور وہ بھی مجھے بھول نہیں سکتی، جب میں اس کی زندگی میں آیا ہوں وہ پہلے سے بہت بدل چکی ہے اور استقامت اختیار کر گئی ہے، اللہ جانتا ہے کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں اور اسے بھول نہیں سکتا، کیا آپ مجھے کوئی نصیحت کر سکتے ہیں کہ میں اس سے مربوط رہوں، کیونکہ میں بہت زیادہ عصبیت والی زندگی بسر کر رہا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

آپ کے سوال کا جواب دینے سے قبل آپ کو یاد دلانا اور نصیحت کرنا ضروری ہے کہ آپ نے اس عورت کے ساتھ جو کچھ کیا ہے اس سے توبہ کریں اور اس پر ندامت کا اظہار کریں کیونکہ آپ کبیرہ گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں، اور اس سے بھی بڑھ کر زنا کا ارتکاب کیا ہے جس کی حرمت کتاب و سنت سے ثابت ہے اور علماء کرام کا بھی اس کی حرمت پر اجماع ہے، اور عقل و دانش رکھنے والے اس کی قباحت و برائی پر متفق ہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

﴿ اور تم زنا کے قریب بھی نہ جاؤ، یقینا یہ فحش کام اور برا راہ ہے ﴾الاسراء (32).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" زانی جب زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2475) صحیح مسلم حدیث نمبر (57).

اور پھر زنا کا ارتکاب کرنے والوں کو آخرت کے عذاب سے قبل ہی عالم برزخ میں بہت سخت اور شدید قسم کا عذاب

ہو گا، مشہور حدیث میں آیا ہے کہ سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب بیان کرتے ہوئے فرمایا:

" .... پھر ہم - یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور جبریل اور میکائیل علیہما السلام - آگے چل پڑے تو ہم ایك تنور جیسی چیز کے پاس آئے جس سے شور اور آوازیں آ رہی تھیں اور اس میں ننگے مرد اور عورتیں تھیں، اور ان کے نیچے سے آگ کا شعلہ ان پر آتا اور جب یہ شعلہ انہیں لگتا تو وہ شور کرتے، میں کہا: یہ لوگ کون ہیں ؟ ...

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں نے مجھے فرمایا: ہم آپ کو بتائیں گے... رہے وہ ننگے مرد اور عورتیں جو آپ نے تنور جیسی عمارت میں دیکھے تھے وہ زانی مرد اور عورتیں تھیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6640).

اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی نے زنا کی حد مقرر کی ہے اور کنوارے زانی کی حد بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ زانی عورت اور زانی مرد میں سے ہر ایك کو سو کوڑے مارو، اور تمہیں اس سلسلہ میں ان پر کوئی نرمی اور رحمدلی نہیں آنی چاہیے، اگر تم اللہ تعالی اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو، اور چاہیے کہ ان دونوں کو سزا اور حد کے وقت مومنوں میں سے ایك گروہ وہاں حاضر ہو ﴾النور (2).

اور شادی شدہ زانی کی سزا اس سے بھی سخت ہے یعنی محصن زانی اسے کہتے ہیں جس کی پہلے شادی ہو چکی ہو اس کی حد قتل مقرر کی گئی ہے، صحیح مسلم کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اور شادی شادہ مرد اور عورت کو زنا کی سزا ایك سو کوڑے اور رجم کرنا ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (3199).

اور ہم نے آپ کو جو کچھ کہا ہے عورت کے لیے یہی سب کچھ کرنا ہو گا، اور اس عورت کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اس کا گناہ اور بھی زیادہ قبیح اور بڑا ہے - اور اس لیے کہ آپ جس طرح کہہ رہے ہیں کہ وہ استقامت اختیار کر چکی ہے، ہم امید کرتے ہیں کہ اس کی یہ توبہ سچی اور پکی ہو، اور اللہ تعالی اسے اپنے احسان و کرم کے ساتھ معاف فرمائے.

دوم:

آپ یہ علم میں رکھیں کہ اگر آپ دونوں زنا کے گناہ سے توبہ نہیں کرتے تو آپ دونوں کے لیے شادی کرنا حلال نہیں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے زانی مرد اور زانیہ عورت کا آپس میں نکاح اس وقت تك حرام کیا ہے جب تك وہ توبہ

نہیں کر لیتے اگر توبہ کر لیں تو ان کا آپس میں نکاح ہو سکتا ہے، اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

﴿ زانی مرد سوائے زانیہ یا مشرك عورت كے كسی اور سے شادی نہیں کرتا، اور نہ ہی زانیہ عورت سوائے زانی یا مشرك مرد كے كسی اور سے شادی نہیں کرتی، اور یہ مومنوں پرحرام كیا گیا ہے ﴾النور (3).

شیخ عبد الرحمن السعدی رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" یہ زنا كے رذائل اور گندگی كا بیان ہے، اور یہ كہ وہ زانی كی عزت كو پامال اور گندا كر دیتا ہے، اور جو اس سے میل جول اور تعلق ركھے اس كی عزت بھی ختم ہو جاتی ہے، زنا ایك ایسا گناہ ہے جو ایسے كام كرتا ہے جو باقی گناہ نہیں كرتے، چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالی نے بتایا كہ زانی مرد صرف اس عورت سے ہی شادی كرتا ہے جو خود زانیہ ہو جس كی حالت بھی اسی جیسی ہو اور اس كی حالت كے مناسب ہو، یا پھر مشركہ عورت سے جو نہ تو اللہ پر ایمان ركھتی ہے اور نہ ہی روز قیامت پر اور نہ ہی سزا و جزا پر، اور نہ ہی اللہ كے احكام و اوامر كا التزام كرتی ہے، اور زانیہ عورت بھی اسی طرح زانی یا پھر مشرك مرد سے نكاح كرتی ہے.

﴿ اور یہ مومنوں پر حرام كیا گیا ہے ﴾.

یعنی: مومنوں پر حرام ہے كہ وہ كسی زانی مرد سے یا كسی زانی عورت سے نكاح كریں.

آیت كا معنی اور تفسیر یہ ہوئی كہ:

جو مرد یا عورت بھی زنا كرے اور اس سے توبہ نہ كی ہو اس كے ساتھ نكاح كرنے والا شخص یا تو وہ اللہ سبحانہ و تعالی اور اس كے رسول صلی اللہ علیہ وسلم كے احكام پر عمل نہیں كرتا تو اسطرح وہ مشرك ہی ہو سكتا ہے، یا پھر وہ اللہ تعالی اور اس كے رسول صلی اللہ علیہ وسلم كے احكام كا التزام كرنے كے باوجود اس كے زانی كا علم ہونے كے باوجود اس سے نكاح كر رہا ہے تو یہ نكاح زنا ہے، اور زانی سے نكاح كرنے والا زنا كار ہے، كیونكہ اگر وہ حقیقی مومن ہوتا تو ایسا نہ كرتا اس لیے كہ اللہ سبحانہ و تعالی نے مومنوں كے لیے زانی سے نكاح كرنا حرام كیا ہے.

اور یہ آیت زانیہ عورت سے نكاح كرنے كی صریح دلیل ہے حتی كہ وہ توبہ كر لے اگر توبہ كرے تو اس سے نكاح ہو سكتا ہے اور اسی طرح زانی مرد سے نكاح كرنا حتی كہ وہ توبہ كر لے توبہ كے بعد جائز ہو گا پہلے نہیں، كیونكہ خاوند كا بیوی اور بیوی كا خاوند كے ساتھ ملنا اور مقارنہ سب سے شدید اور قریبی ملاپ اور مقارنہ ہوتا ہے.

اور اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:

﴿ ان لوگوں كو اكٹھے كرو جنہوں نے ظلم كیا اور ان جیسے دوسروں كو بھی ﴾.

یعنی ان کے دوستوں اور ملنے والوں کو بھی، چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالی نے یہ حرام کیا ہے؛ کیونکہ اس میں عظیم اور بڑا شر پایا جاتا ہے، اور پھر قلت غیرت بھی ہے، اور اولاد کو ان کی طرف منسوب اور ملحق کرنا جو خاوند نہیں، اور زانی کا کسی دوسری عورت میں مشغول ہونا اور اس سے تعلق رکھنا اس بات کا سبب ہے کہ وہ اپنی بیوی کی عفت و عصمت قائم نہیں رکھ سکتا، جس کا کچھ ہی حرام ہونے کی لیے کافی ہے " انتہی

دیکھیں: تفسیر السعدی (561).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایك شخص نے کنواری لڑکی سے زنا کیا اور اب وہ اس سے شادی کرنا چاہتا ہے کیا ایسا کرنا جائز ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" اگر تو واقع ایسا ہی ہے جیسا سوال میں بیان ہوا ہے تو دونوں کے لیے اس سے توبہ کرنا واجب ہے، اور انہیں چاہیے کہ وہ فورا اس جرم سے باز آ جائیں اور ان سے جو فحش کام ہوا ہے اس پر نادم ہوں، اور پختہ عزم کریں کہ آئیندہ ایسا نہیں کرینگے اور اس کے ساتھ ساتھ کثرت سے اعمال صالحہ کریں، امید ہے اللہ سبحانہ و تعالی ان کی توبہ قبول کر کے ان کے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دے گا.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

﴿ اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہیں بناتے اور نہ ہی وہ اس نفس کو قتل کرتے ہیں جسے قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے، مگر حق کے ساتھ، اور نہ ہی وہ زنا کا ارتکاب کرتے ہیں، اور جو کوئی یہ کام کرے اسے گناہ ہو گا، اور روز قیامت اسے دگنا عذاب دیا جائیگا، اور وہ ذلت و خواری کے ساتھ ہمیشہ اس میں رہے گا، سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کر لیں اور ایمان لے آئیں، اور نیک کام کریں، اللہ تعالی ایسے لوگوں کے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے، اللہ تعالی بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے، اور جو کوئی توبہ کرے اور نیك و صالحہ اعمال کرے تو اس نے اللہ کی طرف سچی اور حقیقی توبہ کر لی ﴾الفرقان (67 - 71).

اور اگر وہ اس سے شادی کرنا چاہتا ہے تو اس کے لیے واجب ہے کہ وہ اس عورت کا ایك حیض کے ساتھ استبراء رحم کرے یعنی عقد نکاح سے قبل اس کو ایك حیض آنے دے، اور اگر اس کو حمل ہو چکا ہو تو پھر اس کے لیے اس عورت سے وضع حمل سے قبل نکاح کرنا جائز نہیں، جب حمل وضع ہو جائے تو اس سے نکاح کر سکتا ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی دوسرے کی کھیتی کو پانی دینے سے منع فرمایا ہے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (3 / 247).

اس لیے آپ دونوں اللہ کی طرف سچی اور پکی توبہ کریں اور اپنی حالت کی بھی اصلاح کریں، اور کثرت سے اعمال صالحہ کیا کریں، اس کے بعد تمہارے لیے شادی کرنا جائز ہے، اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم اور اپنی رحمت سے آپ دونوں کی توبہ قبول فرمائے.

مزید آپ سوال نمبر (85335) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .